رسائل و مسائل

قضا نماز، قربانی کا گوشت، غیر مسلم کا قتل، قربانی کا جانور، کرائے کے مکان پر زکوٰۃ

سوال:

(۱) صاحبِ ترتیب شخص کی ایک نماز قضا ہو جاتی ہے۔ مثلاً عصر کی نماز قضا ہوئی تھی۔ پھر وہ مغرب کی نماز کے لیے اس وقت مسجد پہنچا جبکہ جماعت بالکل تیار ہے۔ آیا وہ شخص باجماعت نماز چھوڑ کر پہلے قضا ادا کرے یا پہلے مغرب کی نماز پڑھے۔

(۲) قربانی کا گوشت کتنے دن تک رکھ کر کھانا جائز ہے۔ مثلاً ایک شخص نے گائے کی قربانی کی، جس میں سے تقریباً تین من گوشت حاصل ہوا۔ اس شخص نے ایک من گوشت غرباء میں، ایک من عزیز و اقارب میں اور ایک من گوشت فریج میں رکھ کر ایک ماہ تک کھایا۔ کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے۔ (میڈیکل نقطہ نگاہ کے علاوہ)

(۳) کوئی مسلمان ذاتی وجوہ کی بنا پر کسی غیر مسلم کو قتل کر دیتا ہے۔ اس صورت میں کیا اس پر قصاص و دیت کا قانون لاگو ہوگا۔ کیا مقتول کے لواحقین قصاص کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ نیز اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق قاتل کی سزا کیا ہوگی۔

(۴) ایک غریب شخص، جس پر قربانی واجب نہیں، قربانی کے لیے جانور خریدتا ہے۔ قربانی سے قبل وہ جانور گم ہو جاتا ہے۔ پھر وہ شخص بڑی مشکل سے دوسرا جانور خریدتا ہے۔ قربانی سے قبل پہلا جانور بھی مل جاتا ہے۔ کیا وہ شخص ایک جانور کی قربانی دے گا یا دونوں جانوروں کی۔

اسی طرح ایک امیر شخص کے ساتھ بھی یہ کچھ ہوتا ہے۔ وہ جانور خریدتا ہے۔ گم ہو جاتا ہے پھر اور خریدتا ہے۔ اس وقت پہلا جانور بھی مل جاتا ہے۔ کیا اس امیر شخص پر ایک جانور کی قربانی واجب ہوگی یا دونوں کی۔

(۵) کیا کرائے پر دیے گئے مکانوں پر زکوٰۃ فرض ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس اپنے استعمال کے علاوہ کچھ مکان ہیں جو کرایہ پر دیے گئے ہیں اور ایک سال سے زائد عرصہ بھی گزر چکا ہے۔ کیا

ان مکانوں پر زکوٰۃ واجب ہوگی' اگر ہوگی تو کس حساب سے' یعنی کیا صرف حاصل کردہ کرایہ پر' مکان کی کل قیمت پر' مکان کی قیمتِ خرید پر' یا موجودہ قیمت پر۔

جواب:

(۱) صاحبِ ترتیب شخص کے لیے ضروری ہے کہ پہلے قضا شدہ نماز پڑھے اور اس کے بعد وقتی۔ اگر جماعت کھڑی ہوگئی ہو تو پھر بھی پہلے قضا نماز ادا کرے اور پھر جماعت کے ساتھ شریک ہوجائے۔ جماعت مل جائے تو فبہا' نہ ملے تو اکیلے پڑھ لے۔

(۲) قربانی کا گوشت پہلے تین دن سے زیادہ ذخیرہ نہیں رکھا جاسکتا تھا' بعد میں اس کی اجازت مل گئی۔ اب جائز ہے کہ جتنے دن ذخیرہ کرسکتا ہو اتنے دن اسے ذخیرہ کرے۔ ہدایہ میں ہے **"ویطعم الاغنیاء والفقراء ویوخر لقوله علیه السلام کنت نہیتکم عن اکل لحم الاضاحی فکلوا منہا وادخروا"** (کتاب الاضحیہ ج ۴ ص ۴۴۸) "اغنیاء اور فقراء کو کھلائے اور ذخیرہ کرے' جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے کہ میں تمہیں قربانی کا گوشت (تین دن کے بعد) کھانے سے روکتا تھا اب (تین دن کے بعد) کھا سکتے ہو اور ذخیرہ بھی کرسکتے ہو"۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہدایہ میں تصریح ہے کہ کم از کم ایک تہائی حصہ کا صدقہ کردینا مستحب ہے۔ لہٰذا اس قدر تو صدقہ کردے اور ایک تہائی احباب کو کھلانا چاہے تو فبہا ورنہ اس کو بھی خود کھا سکتا ہے۔ اس کے لیے کوئی خاص حد نہیں ہے کہ کتنے دن تک ذخیرہ کرسکتا ہے۔ آج کل اس کے وسائل زیادہ ہوگئے ہیں۔ اس لیے اگر کوئی شخص گوشت کا کچھ حصہ ایک ماہ تک رکھ سکتا ہو تو اس کی بھی اجازت ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے بخل کا شبہ پیدا ہو اور انسان کی شخصیت پر اس کا اثر پڑتا ہو۔ اعتدال کے ساتھ اور عرف کے دائرہ میں ایسا کیا جائے۔

(۳) مسلمان اگر کسی ایسے کافر کو' جسے اسلامی ریاست کی شہریت حاصل ہو' قتل کردے تو اسے قصاص میں قتل کیا جائے گا۔ ہدایہ میں ہے " **والمسلم بالذمی**" مسلمان کو ذمی کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔ دار قطنی میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ: **ان النبی صلی الله علیه وسلم قتل مسلما بذمی** "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو ذمی کے بدلہ میں قتل کیا" (ہدایہ ص ۵۵۹۔ ج ۴ کتاب الجنایات)

(۴) غریب آدمی پر قربانی' جانور خریدنے کے بعد واجب ہو جاتی ہے اور جس جانور کو خریدا گیا تھا اسی کی قربانی لازم ہوتی ہے۔ اگر اس کا جانور گم ہوگیا اور اس نے دوسرا خرید لیا تو دونوں کی قربانی

کرے گا' لیکن صاحبِ نصاب آدمی پر قربانی واجب ہے اور جانور خریدنے سے' خریدے ہوئے جانور کی قربانی اس پر واجب نہیں ہوجاتی' اس لیے اگر وہ جانور گم ہوجاتا ہے تو اس پر قربانی کرناواجب رہتا ہے' لیکن غریب آدمی کا جانور گم ہو جائے تو اس پر دوسرا جانور خریدنا واجب نہیں ہوتا۔ اس لیے اگر امیر آدمی کا جانور واپس مل جائے تو اس پر دونوں کی قربانی واجب نہیں ہوتی۔ غریب نے اپنی مرضی سے اپنے اوپر بوجھ ڈالا ہے نہ کہ شریعت نے۔ اس کو کسی نے نہیں کہا کہ جانور خریدے اور خریدا ہوا جانور اگر گم ہوگیا تھا تو اسے کسی نے نہیں کہا کہ اب وہ دوسرا جانور خریدے ۔ اس کے برعکس امیر پر تو شرع نے ایک قربانی واجب کی ہے۔ اگر اس نے دس جانور خریدے اور وہ گم ہوگئے تو پھر بھی اس پر جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہوگا' بشرطیکہ وہ پھر بھی صاحبِ نصاب ہو۔

(۵) کرایہ پر دیے گئے مکانات پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی بلکہ ان کی آمدنی کو جمع شدہ رقم کے ساتھ ملا کر سال کے آخر میں ساری رقم کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ بشرطیکہ اس کے پاس پس انداز کی ہوئی رقم ہو اور کرایہ کی آمدنی کے ساتھ مل کر مقدارِ نصاب کو پہنچ جاتی ہو۔ مثلاً ایک شخص کے پاس ایک ہزار روپے کی رقم ہے۔ کرایہ کی آمدنی ماہ بماہ اسے ہوتی ہو اور اس میں سے کچھ یا ساری اس کے پاس ہزار روپے کے ساتھ جمع ہوتی رہے۔ دورانِ سال کبھی ڈیڑھ ہزار' کبھی دو ہزار' کبھی سات سو ہو جاتی ہو لیکن رقم کا کچھ حصہ بہرحال موجود رہتا ہو اور سال کے بعد تین ہزار ہو جائے اور ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت بھی تین ہزار ہوتی ہو تو اس پر تین ہزار کی رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔